بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ◦ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور — ٹیلیفون ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم شنبہ

۱۸ ذوالقعدہ ۱۳۷۱ ہجری

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے — ششماہی ۱۳ — سہ ماہی ۷ — ماہوار ۲½ — فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۰/۶ — ۹ ظہور ۱۳۳۱ ہش — ۹ اگست ۱۹۵۲ء — نمبر ۱۸۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ اگست:- (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پیٹ میں تکلیف کے علاوہ جگر میں درد کی بھی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۸ اگست:- مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو حرارت سارا دن رہتی ہے۔ اور شام کو ۱۰۰ تک ہو جاتی ہے۔ آج سانس کی تکلیف بھی رہی۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

علماء کے نام تہدید آمیز خطوط سراسر فرضی اور بناوٹی ہیں

حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس نئی فتنہ انگیزی کے فوری استیصال کیلئے مناسب کارروائی عمل میں لائے

فرضی خطوط کی غیر ذمہ دارانہ اشاعت کی مذمت میں جماعت احمدیہ لاہور کی قرارداد

لاہور ۸ اگست:- بعض اردو اخبارات میں چند غیر احمدی علماء کے نام جو تہدید آمیز مصنوعی اور من گھڑت خطوط شائع ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ لاہور نے ایک قرارداد میں ان کی فتنہ انگیز اور غیر ذمہ دارانہ اشاعت کی مذمت کرتے ہوئے اس قسم کی مذموم حرکات کو امن و امان برباد کرنے اور سماج دشمن عناصر کو قانون شکنی پر ابھارنے کے مترادف قرار دیا ہے۔ نیز حکومت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ اس شر انگیزی کے استیصال کے لئے مناسب کارروائی عمل میں لائے۔ اور جو لوگ بھی ان فرضی خطوط اور ان کی غیر ذمہ دارانہ اشاعت کے ذمہ دار ہیں۔ انہیں کڑی اور انتہائی سزا دے۔ اس سلسلہ میں آج نماز جمعہ کے بعد مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں جو قرارداد منظور کی گئی۔ اسکے متن کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے

"جماعت احمدیہ لاہور کا یہ اجلاس بعض تہدید آمیز خطوط کی اشاعت کو سخت تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جن کے بارے میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ وہ کسی "سیکرٹری انجمن احمدیہ رتن باغ لاہور" کے تحریر کردہ ہیں۔ اور جن میں مولانا ابو الحسنات محمد احمد مولانا ابو الاعلیٰ مولانا احمد علی اور بعض دوسرے حضرات کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر وہ احمدیت کے خلاف اپنی سرگرمیوں سے باز نہ آئے۔ تو انہیں اس کے خطرناک نتائج بھگتنے ہوں گے۔ ہمیں پختہ یقین ہے۔ کہ یہ فرضی اور جھوٹے خط اس لئے گھڑے گئے ہیں۔ تا کہ رتن باغ میں رہنے والوں کے خلاف منافرت پھیلائی جائے بالخصوص جبکہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے خاندان کے بعض افراد وہاں رہائش پذیر ہیں۔ "انجمن احمدیہ رتن باغ" کے نام کی کوئی انجمن نہیں ہے۔ یہ امر تعجب خیز نہیں۔ کہ شر پسندوں نے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے شہر کے قانون شکن عناصر کی توجہ رتن باغ کی طرف پھیرنے کی کوشش کی ہے۔ اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بارے میں شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں رہتی کہ ان خطوط کو تصنیف کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔

اجلاس کی نگاہ میں ایسی حرکات امن و امان کو برباد کرنے اور قانون شکن عناصر کو ابھارنے کے مترادف ہیں۔ اور یقینا [illegible] ہیں کہ ایسے مفسدہ پردازوں سے خواہ وہ کوئی ایک فرد ہو یا کئی اشخاص سختی سے باز پرس کی جائے۔ ابھی وقت ہے کہ حکومت ان خطوط کے تحریر کنندگان کا پتہ لگانے کے لئے مناسب کارروائی عمل میں لائے۔ اور انہیں قرار واقعی سزا دے

اس اجلاس کے نزدیک اخبارات کا اس قسم کی خبروں کو ان لوگوں سے استفسار کئے بغیر شائع کرنا۔ جن کی طرف ایسی سرگرمیاں منسوب کی جاتی ہیں اور پھر انہیں انتہائی اہمیت دینا جیسا کہ زیر بحث معاملہ میں کیا گیا ہے۔ فی نفسہ ایک ایسا فعل ہے کہ جس پر حکومت کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے کہ آیا اخبارات کو کھلے بندوں جھوٹ اچھالنے اور اس کی اشاعت کرنے کی اجازت دینا مناسب ہے۔

قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی نقول مناسب کارروائی کے لئے صوبائی اور ضلع کے حکام کے پاس ارسال کی جائیں۔

وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اپنے عہدے سے مستعفی نہیں ہوئے

آپ کے استعفیٰ کی خبر سراسر جھوٹی اور بے بنیاد ہے

کراچی ۸ اگست:- سرکاری ذرائع سے ایک خبر رساں ایجنسی کو معلوم ہوا ہے کہ بعض مقامی اخبارات کی اس خبر میں قطعاً کوئی صداقت نہیں ہے۔ کہ وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

سرکاری ذرائع نے اس خبر کو سراسر فرضی اور من گھڑت قرار دیا ہے۔ نیز کہا ہے کہ وزیر خارجہ نے نہ استعفیٰ دیا ہے۔ اور نہ ہی استعفیٰ دینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ ان حالات آپ کے مستعفی ہونے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ سرکاری ذرائع نے اس خبر کی بھی تردید کر دی ہے۔ کہ گذشتہ منگل کو کابینہ کا کوئی اجلاس ہوا تھا جس میں آنریبل وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان شریک نہیں ہوئے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں نہایت مسرت سے سنی جائے گی کہ ۷ اگست ۱۹۵۲ء بروز پنجشنبہ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ نومولود سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پوتا۔ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا نواسہ ہے۔ ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ کو ہر طرح بعافیت رکھے۔ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں اپنی خاص برکات سے نوازے۔ آمین۔

۳۰ لاکھ روپے کی مشینیں کراچی پہنچ گئیں

کراچی ۸ اگست:- سندھ میں سڑکوں کی تعمیر و ترقی کے لئے ۳۰ لاکھ روپے کی مشینیں کراچی پہنچ گئی ہیں ان میں سڑک کوٹنے کے انجن روڈ رولر وغیرہ شامل ہیں۔ اس سال صوبائی بجٹ میں ایک کروڑ روپیہ مشینوں کی خریداری کے لئے منظور کیا گیا تھا اس میں سے یہ پہلی کھیپ کراچی پہنچی ہے۔ بعض مزید آرڈر جون اور جولائی کے مہینے میں دئیے گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کی مشینیں بھی کراچی روانہ ہو چکی ہیں۔

تصفیہ کیلئے ایران کی نئی پیشکش

تہران ۸ اگست:- ایران نے سابق اینگلو ایرانین آئل کمپنی سے براہ راست بات چیت پھر شروع کرنے کی پیشکش کی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں ڈاکٹر مصدق کی طرف سے کمپنی کو ایک مراسلہ بھیجا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ایران تیل کو قومی صنعت بنانے کے تحت کمپنی سے براہ راست بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے۔ تاکہ کمپنی کے نقصانات کی تلافی ہو سکے۔ اور ایران کے اپنے مطالبات کا مسئلہ بھی طے ہو جائے۔ مراسلہ میں واضح کیا گیا ہے کہ تصفیہ نہ ہو سکنے کی صورت میں کمپنی کسی ایرانی عدالت میں اپنے مطالبات پیش کر سکیگی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

شرابِ روح پرور بخش ساقی

(از مکرم مولوی ظفر محمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ احمد نگر)

شرابِ روح پرور بخش ساقی
مئے اخلاص و تسلیم و رضا دہ
دلم از جرعۂ تسکیں نیابد
خدا داند کہ بغضِ اہلِ ایماں
دلِ "احرار" چوں ایں زہر خوردہ
نیابد باز از تکفیر - الّا
زبس نوبد خدامت احمدیت
ہلاکِ ظالماں از عیش خوشتر
نترسند از خدا ہرگز نترسند
بجائے آخرت دنیا خریدند
نخواہند "کوثرے" نے "سلسبیلے"
"زہیں جنبد نجنبد گلی محمد"
چہ آرند عذر پیشِ حق تعالےٰ
بیاید روزِ فیصل ہمچو برقے
نصیبِ شاں شود خواری و ذلت
بہ ایزد جنگ ورزیدند واللہ
گہے سوئے جنوں منسوب کردند
قسم بخدا کہ صادق ہست احمد
علاجِ دردِ فرقت احمدیت
پیامِ وصلِ جاناں احمدیت
جہانے شد ز انوارش منوّر
میا نزدیکِ من اے زالِ دنیا

تکادُ تبلغُ النّفسُ التراقی
فقد صار الوریٰ اَہلَ النّفاق
فرقِ القلبِ مِن کأسٍ دِھاقِ
لَسمٍّ مُھلِکٍ مُرِّ المذاقِ
فلا یُشفیٰ بتریاقٍ وراقِ
اِذا لتفّت لھُم ساقٌ بِساقِ
فنُورُ اللّٰہِ لا یُعطیٰ لِعاقِ
اذا عاشُوا بِظُلمٍ وانشقاقِ
ولا یخشونَ الامرَ الفِراقِ
فعیشھُم لِاَرغِفَۃٍ رِقاقِ
فقط طُلّابُ اَشرِبۃٍ رِحاقِ
اِذا مَلأوا بُطُونا کالزِّقاقِ
عِداءُ الحقِّ مِن بعدِ المَساقِ
فلا یجدونَ مِن مُنجٍ وَواقِ
وَنُحبَرُ فی الجِنانِ مع الرِّفاقِ
باَیذاءِ الوَلیِّ وَ بالشّقاقِ
وطوراً ینسبُونَ اِلی المِراقِ
اِلی رَبِّ العُلیٰ نِعمَ المَراقی
کتنجینا مِن اَحزانِ الفِراقِ
تُبشّرُنا بریحانِ التّلاقی
بصُبحٍ یجتلی لیلُ الفِراقِ
فَلَستُ بِراجِعٍ بعدَ الطّلاقِ

ظفر گر ہوش میداری - توکّل
علَی اللّٰہِ الّذی حیٌّ وباق

ولادت

یہ خبر موجب مسرت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۶/۷/۵۲ کو مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انڈونیشیا کو بچی عطا کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ بچی کو صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (نائب وکیل التبشیر)

وہابیوں اور دیوبندیوں کے متعلق مولوی احمد رضا خان صاحب کے

فتاویٰ کفر و ارتداد

(۱) شغل تکفیر

احکام دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے - اور مرتدوں میں سب سے زیادہ خبیث تر مرتد رافضی - وہابی قادیانی - نیچری - چکڑالوی کہ کلمہ پڑھتے - اپنے آپ کو مسلمان کہتے - بلکہ وہابی قرآن و حدیث کا درس دیتے ہیں اور دیوبندی کتب فقہ کے ملنے میں شریک ہوتے ہیں ان کی اس کلمہ گوئی اور ادعائے اسلام اور افعال و اقوال میں مسلمانوں کی نقل اتارنے ہی نے ان کا خبث و اضر اور ہر کافر اصلی یہودی - نصرانی - بت پرست مجوسی سب سے بدتر کر دیا - (احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۶۹)

(۲) اگر کوئی سنی مشرک زوجین کا ایجاب قبول ہو اور دو گواہ کرا دے اور شرائط صحت متحقق ہوں - نکاح ہو جائیگا اگر کوئی غیر مقلد کسی غیر مقلد کا نکاح بموجب شریعت مصطفی کے پڑھائے تو بحکم فقہ اصلاً مطلق نکاح نہ ہوگا -

(فتاویٰ رضویہ صفحہ ۶۰ کتاب النکاح)

(۳) نکاح نام باہمی ایجاب و قبول کا ہے - اگرچہ کوئی پڑھا دے - چونکہ وہابی سے پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو حرام ہے - لہٰذا احتراز لازم ہے (احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۱۴۴) (۴) جو دیوبندیوں کو کافر نہ جانے جو ان کا پاس لحاظ رکھے - جو ان سے استادی یا دوستی یا دنیوی کا خیال رکھے وہ بھی انہی میں سے ہے - انہی کی طرح کافر ہے قیامت میں ان کے ساتھ ایک ہی رسی میں باندھا جائیگا

(فتاویٰ افریقہ صفحہ ۱۱۵)

(۵) وہابی کو زکوٰۃ کا روپیہ دینا حرام ہے - اور اُن کو دینے پر زکوٰۃ ادا نہ ہوگی - (احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۵۹)

(۶) وہابی کے پاس لڑکوں کو پڑھانا حرام - حرام - حرام اور جو ایسا کرے بدخواہ اطفال و مبتلائے آثام ہے (احکام شریعت حصہ سوم صفحہ ۱۵۲)

(۷) وہابی - دیوبندی کو ابتداءً سلام کرنا حرام اور خندہ پیشانی ملنے پر قلب سے نور ایمان نکل جانے کی وعید - (احکام شریعت حصہ ۲ صفحہ ۲۱۴)

(۸) وہابی کا ذبیحہ

عورت کا ذبیحہ جائز ہے - یہودی کا ذبیحہ حلال جبکہ نام الٰہی عزوجل لے کر کرے - رافضی - تبرائی - وہابی دیوبندی - وہابی غیر مقلد - قادیانی - چکڑالوی - نیچری ان سب کے ذبیحے محض نجس مردار - حرام قطعی ہیں اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لیں - اور کیسے ہی متقی پرہیزگار بنتے ہوں - (احکام شریعت مصطفوی حصہ اول صفحہ [illegible])

(۹) وہابی کے کتے کا شکار بھی حرام ہے - (احکام شریعت حصہ اول صفحہ [illegible]) (۱۰) وہابی ہمسائیگی کے حق سے محروم ہے (احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۱۷) (۱۱) وہابی - رافضی - غیر مقلد - نیچری - قادیانی - چکڑالوی وغیرہم انکے پیچھے نماز باطل محض ہے علی الخصوص قسم اول - دیوبندی وغیرہم کہ نہ ان کی نماز نماز ہے نہ انکے پیچھے نماز - نماز - الغرض وہی جمعہ یا عیدین کا امام ہو - اور کوئی مسلمان امامت کے لئے نہ مل سکے - تو جمعہ عیدین کا ترک فرض ہے - جمعہ کے بدلے ظہر پڑھے اور عیدین کا کچھ عوض نہیں (احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۷۴)

شائع کنندہ: شیخ حافظ عبد المجید صاحب شرقپوری
یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۷۰ھ

گردبادِ احراریاں

(از مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائل پور)

در کراچی گردبادے تند و تیز
پیچ پیچاں سوئے ملتاں آمدہ
گشتہ لائل پور غارت گاہ او
رقص رقصاں جانبِ لاہور شد
شد از و احراریت انجامِ کار
بر سرِ احراریاں شد خاک بیز
فتنہ بار و فتنہ ساز و فتنہ خیز
یک دو روزے وانمودہ رستخیز
با حکومت کردہ و دستی ستیز
پائمال و پاش پاش و ریزہ ریزہ

رقصِ احراری برہنہ رقص بود
عالمے را غرقۂ حیرت نمود

؎ گردباد - بگولا

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۹ر اگست ۵۲ء

ہم بھی معزز جریدہ نوائے وقت کی تصدیق کرتے ہیں

لاہور کے معزز روزنامہ نوائے وقت نے ایک مقالہ میں لکھا ہے۔ کہ کہا جاتا ہے۔ کہ چودھری ظفر اللہ خاں کو کشمیر کے معاملہ میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے لئے جنیوا بھیجا جائے گا لیکن پاکستان کے واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ بہت سے اخبار اور پبلک چودھری صاحب کی مخالفت کر رہی ہے۔ ان حالات میں چودھری صاحب کو وہاں بھیجنا چودھری صاحب کو تو فائدہ پہنچا نہیں سکتا۔ پاکستان کے مؤقف کو اس سے ضرور نقصان پہنچے گا۔ اس لئے یا تو حکومت کو پہلے ان کی برأت کرنی چاہیئے۔ یا پھر ان کو نمائندہ بنا کر نہیں بھجوانا چاہیئے۔ کیونکہ جس کے پیچھے اس کا ملک نہیں۔ اس کی عزت کیا ہو سکتی ہے۔

زمیندار نے حسب عادت اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ نوائے وقت چودھری صاحب کے ہٹائے جانے کے حق میں ہے حالانکہ نوائے وقت صرف اس بات کے حق میں ہے۔ کہ پاکستان کی حکومت کو دوغلی چال نہیں چلنی چاہیئے۔ بلکہ ایک صحیح راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اگر چودھری ظفر اللہ خاں ویسے ہی مجرم ہیں۔ جیسا کہ زمیندار اور اس کے ساتھی کہتے ہیں۔ تو انہیں پاکستان کا نمائندہ بنا کر بھیجنا خلاف اصول ہی نہیں بلکہ پاکستان سے غداری بھی ہے۔ اور اگر زمیندار اور اس کے ساتھیوں کے اعتراضات غلط ہیں۔ تو مرکزی حکومت کا ان اعتراضوں کی تردید نہ کرنا قطعی طور پر بے اصولا فعل ہے۔ اور پاکستانی حکومت کے اندر منافقات پر دلالت کرتا ہے۔ پاکستان کے اردگرد اس کے دشمن موجود ہیں۔ نہ وہ اندھے ہیں نہ ناواقف ہیں۔ وہ ان باتوں کو دیکھ رہے ہیں۔ کہ پاکستان میں ظفر اللہ خاں کے خلاف ایک بہت بڑی شورش برپا ہے۔ اور وہ اس کے اوپر مضامین بھی لکھ رہے ہیں۔ دوست فریادی ہیں۔ اور دشمن خندہ زن۔ ہندوستان اور افغانستان سے نکل کر انگلستان اور امریکہ تک یہ بات جا چکی ہے۔ کیا پاکستان کے وزراء کو یہ باتیں معلوم نہیں؟ کیا پاکستان کے محکمہ اطلاعات میں کوئی غیر ملکی اخبار نہیں آتا؟ کیا ہماری Embassies غیر ملکوں کے اخبارات کے خلاصے نکلوا کر اپنے مرکز کو نہیں بھجواتیں۔ اگر یہ خیالات ٹھیک ہیں۔ تو پھر ہماری حکومت ان اصول کے مطابق کام نہیں کر رہی۔ جن اصول کے مطابق دنیا کی دوسری حکومتیں کام کر رہی ہیں۔ اور اگر ان کے پاس یہ اطلاعات آتی ہیں۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ظفر اللہ خاں کا کوئی قصور نہیں۔ تو ان کا فرض ہے کہ وہ متواتر اور پورے زور سے ان لوگوں کی تردید کریں۔ جو ظفر اللہ خاں کے خلاف ہمارے علم کے مطابق نہایت جھوٹے بہتان باندھ رہے ہیں۔

پس ہم معزز جریدہ نوائے وقت کی آواز کی پورے طور پر تائید کرتے ہیں۔ یا تو چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کو فوراً ان کے کام سے فارغ کر دیا جائے۔ یا جو لوگ ان پر اتہام لگا رہے ہیں۔ اور دیدہ و دانستہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ انہیں سزا دی جائے۔ اور ساتھ ہی ان حکام کو بھی خواہ وہ مرکز کے ہوں یا صوبجاتی جو فتنہ پردازوں کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ بلکہ بعض تو پاکستانی حکومت کا روپیہ ہی پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

ہم آخر میں یہ بھی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر غیر ملکی اخبارات ہمارے وزراء تک نہیں پہنچ سکتے۔ تو پاکستان کے وزیر اعظم جو بنگالی ہیں کیا بنگالی اخبارات بھی نہیں دیکھتے۔ ان میں کیا کچھ لکھا جا رہا ہے۔ اور کس طرح اس فتنہ کی بناء پر پاکستانی وزراء کی ہنسی اڑائی جا رہی ہے؟

ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ آئندہ بنگالی اخباروں کے تراجم الفضل میں شائع کریں۔ جس سے معلوم ہو کہ مشرقی بنگال میں اس فتنہ کو کس نگہ سے دیکھا جا رہا ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ

کوئی صاحب جو اتنے صالح ہیں۔ کہ فریب دہی کے لئے اپنے نام پر تو نقاب ڈالا ہی ہے۔ "کشاف" کے جھوٹے نام سے مودودی صاحب کی بے علمی پر بھی پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے تسنیم ۹ر اگست (دراصل ۸ر اگست) میں ایک مضمون شائع فرمایا ہے۔ جو مودودی صاحب سے مولوی ابوالعطاء صاحب کی ملاقات کے متعلق ہے۔

اگر "کشاف" صاحب یا مودودی صاحب نے قرآن کریم پر کبھی غور کیا ہوتا۔ تو ان کو مولوی ابوالعطا صاحب کی بات سمجھ میں آجاتی۔ اور بے معنی گفتگو سے اجتناب کرتے مگر مودودی صاحب تو اپنے آپ کو اس طرح ہٹلر سمجھتے ہیں۔ جس طرح بعض لوگ اپنے تئیں بادشاہ یا "کروڑپتی" سمجھنے لگتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ان سے تو کوئی توقع نہیں۔ کہ ہٹلرانہ انداز چھوڑ کر کوئی علمی بات کریں۔ ویسے بھی ایک نیم خواندہ ملّا سے جس کی خودی بے راہ روی میں اشتراکی ملحدانہ پگڈنڈی پر دور تک نکل گئی ہو۔ ایسی توقع ہو بھی کس طرح سکتی ہے؟

اگر ان لوگوں کو خدا سمجھنے کی توفیق دیتا۔ تو یہ آسان بات ان کی سمجھ میں آجاتی۔ کہ مسلمانوں کے مختلف فرقے اعتقادات کے لحاظ سے خواہ ایک دوسرے کو کافر و مرتد ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں۔ مگر کسی اسلامی سے اسلامی حکومت کو یہ حق نہیں۔ کہ کسی فرقہ کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔ اس بناء پر کافر و مرتد قرار دے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا الخ کا یہی مطلب ہے اور یہ حدیث نص کے مطابق صحیح ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ۔ اے مسلمانو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

یا

یا ایہا الذین آمنوا..... تؤمنون باللہ ورسولہ۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

کیا کشاف صاحب کے خیال میں اللہ تعالےٰ کا یہ حکم مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حکم کی طرح کا ہے۔ جس نے اپنے سائیس سے کہا تھا۔ کہ گھوڑے پر کاٹھی ڈالو۔ جب اس نے کہا۔ کہ مہاراج ڈال دی ہے۔ تو فرمایا اور ڈالو۔ کیا اسی طرح اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے۔ کہ ایمان تو تم لے آئے۔ اب اور ایمان لاؤ؟

بندہ خدا! اللہ تعالےٰ یہاں یہ سکھانا چاہتا ہے کہ جو بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ ہم بھی اس کو مسلمان ہی کے نام سے مخاطب کریں گے۔ اس سے یہ لیبل اتار دیں گے نہیں۔ خواہ وہ دل میں بے یقینی یا اور وجوہات سے کافر و مرتد ہی کیوں نہ ہو گیا ہو۔ یہ تو اللہ تعالےٰ اپنے لئے فرما رہا ہے، جو دلوں کا حال بھی جانتا ہے۔ وہ ایک مسلمان کہلانے والے کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ مسلمان کے مقدس نام سے محروم نہیں کرتا۔ خواہ حقیقت میں وہ دہریہ ہی کیوں نہ بن گیا ہو۔ پھر جب اللہ تعالےٰ ایسا نہیں کرتا۔ تو ایک اسلامی سے اسلامی حکومت کا کیا حق ہے۔ کہ وہ کسی شخص کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ غیر مسلم قرار دے جبکہ اس حکومت میں مختلف فرقوں کے مسلمان رہتے ہوں۔ جو اپنے اپنے اعتقادات کی بناء پر ایک دوسرے کو دل سے کافر و مرتد جانتے ہوں۔ اس میں اللہ تعالےٰ کی ایک بہت بڑی حکمت ہے۔ خاصکر اس زمانہ کے لحاظ سے اگر حکومت جمہور کی دھاندلی پر چھانٹی کرتی چلی جائے۔ اور آج احمدی مسلمانوں کو کل مودودی مسلمانوں کو۔ پرسوں اہلحدیث مسلمانوں کو۔ اترسوں دیوبندی مسلمانوں کو اسلامی برادری سے نکالتی چلی جائے۔ تو تب

مسلمان درگور و مسلمانی در کتاب

کا معاملہ بن جائے گا یا نہیں؟ اس طرح پاکستان غیر مسلم اقلیتوں کا ملک بن کر رہ جائیگا یا نہیں؟ اور خود پاکستان کا وجود ہی آپ اپنی تردید بن جائیگا یا نہیں؟ مگر آپ کو کیا۔ آپ کو تو اقتدار چاہیئے۔ سمجھنے کی کوشش فرمایئے۔ مودودی بے شک ہمیں اعتقادی لحاظ سے کافر و مرتد کہہ سکتے ہیں۔ اور ہم مودودیوں کو کافر و مرتد کہہ سکتے ہیں۔ اس میں کوئی سیاسی حرج نہیں۔ اللہ تعالےٰ خود فیصلہ کریگا۔ کہ ہم میں کون سچا ہے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

چونکہ نہ مودودیوں کی حکومت ہے۔ اور نہ احمدیوں کی حکومت۔ اس لئے ان کا ایک دوسرے کو اعتقادی لحاظ سے کافر و مرتد کہنا ان کے ان سیاسی حقوق پر جو ایک خالص اسلامی حکومت میں ہر مسلمان کو حاصل ہیں۔ اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ لیکن کوئی اسلامی حکومت ان میں سے آج کسی فرقہ کو کافر و مرتد نہیں قرار دے سکتی۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے ملک میں تفریق و تشتت پھیلتا ہے۔ جو حکومت کی متحدہ قوت کو ضرب لگائیگا۔ ملک کی سیاسی طاقت پراگندہ و منتشر ہو جائے گی۔ اور اس طرح ملک و قوم خانہ جنگی میں تباہ ہو جائیں گے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ ہر ایک فرقہ کے افراد کو مسلمان ہی کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ یعنی خواہ تم ایک دوسرے کو اعتقاداً کافر و مرتد ہی سمجھتے ہو۔ مگر مسلمان لفظ ایک قدر مشترک ہے۔ اس کو قائم رکھو۔ اس نام پر سب ایک محاذ پر جمع ہو جاؤ۔ یہ نام سب فرقوں کے درمیان ایک بندھن ہے۔ یہ بندھن نہ توڑو۔ کیونکہ اگر یہ بندھن ٹوٹ گیا۔ تو حقیقی مسلمان ہونے کا امکان بھی جاتا رہیگا۔ البتہ ہماری خواہش یہی ہے۔ کہ تم سب سچے مسلمان بن جاؤ۔

یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ۔

بالفرض آج اگر کسی خطہ پر احمدی مسلمانوں کی حکومت ہو جائے۔ جس میں شیعہ۔ دیوبندی اور بریلوی اور مودودیئے مسلمان بھی رہتے ہوں۔ اور وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوں۔ تو ہم سیاسی لحاظ سے ان کو مسلمان ہی سمجھیں گے۔ اور ان کو تمام وہ سیاسی حقوق دیں گے۔ جو ایک مسلمان کو اسلام میں حاصل ہوتے ہیں۔

آج مسلمانوں کے اعتقادی لحاظ سے بیشمار فرقے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک اپنے آپ کو سچا مسلمان اور دوسروں کو کافر و مرتد قرار دیتا ہے۔ یہ اصولی بات ہے ورنہ جداگانہ فرقے بنے ہی کیوں ہیں؟ خود مودودیوں نے بھی اپنی جماعت اسی لئے الگ بنائی ہے۔ اس میں تو بلکہ کئی مدارج رکھے ہیں۔ مثلاً رکن

(باقی دیکھو صفحہ ۸ پر)

پاکستان کو انتہائی اتحاد و یکجہتی کی ضرورت تھی مگر افسوس کہ وہاں افتراق و انتشار کی کوشش کو گوارا کیا جا رہا ہے

جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلم جماعت کا فرد ہے اور کسی کا یہ حق نہیں کہ وہ اسے مسلم قوم سے خارج کر دے

مولانا نیاز فتح پوری ایڈیٹر رسالہ نگار لکھنؤ کا بیان

پاکستان میں یہ کیا ہو رہا ہے؟ لاہور کی خبر ہے کہ "مجلس احرار اسلام کی "ختم نبوت کمیٹی" نے تمام سیاسی غیر سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے صدر حضرات سے استصواب کیا ہے۔ کہ "آیا ختم نبوت کا مسئلہ مذہبی ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو اس کا جلد از جلد انہیں اعلان کر دینا چاہیئے۔ مولانا محمد علی جالندھری ناظم مجلس احرار ان اعلانات و جوابات کو "آل پاکستان ختم نبوت کمیٹی" کے کنوینر مولانا احتشام الحق مقیم کراچی کو بھیجدیں گے۔ اور مولانا موصوف ایک آل پاکستان کنونشن منعقد کرینگے جس میں مسلم لیگ۔ جناح عوامی لیگ۔ جماعت اسلامی آزاد پاکستان پارٹی جمعیۃ العلماء۔ انجمن اہل حدیث انجمن شیعیان پاکستان وغیرہ کے نمائندوں کو شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ (چنانچہ مسلم لیگ کے صدر خواجہ ناظم الدین (وزیر اعظم پاکستان) اور جناح عوامی لیگ کے صدر سید حسین شہید سہروردی کو بھی ایک سرکلر روانہ کر دیا گیا ہے اور ان سے پوچھا گیا ہے۔ کہ ختم نبوت کے مسئلہ کو وہ مذہبی مسئلہ سمجھتے ہیں یا نہیں) اس سے قبل ۲ جون کو کراچی کے مذہبی علماء کی کنونشن مولانا سید سلیمان ندوی کی صدارت میں یہ بات طے کر ہی چکی تھی۔ کہ آخر جولائی یا آغاز اگست میں ایک کل پاکستان کانفرنس کراچی میں منعقد کی جائے۔ اور اب ختم نبوت کا مسئلہ اسی کانفرنس میں طے کیا جائے گا"

اس خبر کے پڑھنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ختم نبوت کے مسئلہ کو اس وقت کیوں اٹھایا گیا؟ لیکن اگر آپ اس خبر کے ساتھ ان کے واقعات کو بھی پیش نظر رکھیں گے۔ جو احمدی جماعت کے خلاف مسلمانوں کی پورش اور سر ظفر اللہ خان سے مطالبہ استعفٰی سے تعلق رکھتے ہیں تو آسانی سے سمجھ آ جائے گا کہ ختم نبوت کمیٹی کے قیام کا کیا مقصد ہے۔ کیونکہ مسلمانوں میں یہی ایک جماعت ایسی ہے جو ختم نبوت کا قائل نہیں (یہ غلط ہے۔ ادارہ) مجلس احرار تقسیم ہند سے قبل دو مقصد لے کر اٹھی تھی۔ ایک یہ حمایت کانگرس تقسیم ہند۔ اور قیام پاکستان کی مخالفت۔ دوسرا احمدی جماعت کا استیصال۔ پہلے مقصد میں تو وہ کامیاب نہ ہوئی۔ اور پاکستان کی اطاعت انقیاد کے لئے اسے مجبور ہونا پڑا۔ لیکن دوسرے مقصد سے ہٹانے والی اسے کوئی چیز نہ تھی۔ اس لئے اب وہ ساری قوت اس امر پر صرف کر رہی ہے۔ اور ختم نبوت کمیٹی" کے قیام کا مقصد صرف یہ ہے کہ ختم نبوت کے مسئلہ پر پاکستان کی تمام مسلم جماعتوں کو متحد کر کے دستور میں احمدیوں کو غیر مسلم جماعت قرار دینے پر زور دیا جائے۔ اور اقلیت والی قوموں کی صف میں اسے جگہ دی جائے۔

"ختم نبوت" کا مسئلہ مذہبی حیثیت سے اتنا متنازع فیہ مسئلہ نہیں ہے کہ اس کے طے کرنے کے لئے مجلس احرار کو ایک مستقل کمیٹی اور کنونشن طلب کرنے کی ضرورت ہوتی۔ خاتم النبیین اور خاتم النبیین کی بحث چھیڑ کر اور کل قوم ھاد قسم کی آیتوں سے استناد کر کے اس بحث میں اختلافی زاویہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن جمہور کا عقیدہ یہی ہے۔ کہ رسول اللہ پر نبوت ختم ہو گئی۔ اس لئے سمجھ میں نہیں آتا کہ اس مزید تصدیق و توثیق کے لئے مجلس احرار کو کیوں اس قدر اہتمام کی ضرورت ہوئی؟

ظاہر ہے کہ مجلس احرار کا مقصود اس سے وہی ہے جو پہلے عرض کیا گیا تھا۔ اور اس کی یہ تحریک بالکل سیاسی قسم کی چیز ہے۔ جو مذہب کے پردہ میں سامنے لائی جا رہی ہے۔

احمدی جماعت اس میں شک نہیں جمہوری نقطۂ نظر سے بڑی Uncompromising جماعت ہے۔ اور عامۃ المسلمین کے ساتھ مل کر کام کرنے کی روح اس میں نہیں پائی جاتی۔ لیکن صرف اس دلیل پر کہ وہ ختم نبوت کی قائل نہیں ہے۔ اسے مسلم کمیونٹی سے علیحدہ کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مسلم جماعت کا فرد ہے اور کسی کو حق نہیں پہونچتا کہ اسے مسلم قوم سے خارج کر دے۔ کلمہ شہادت میں جو عقیدۂ اسلام کی اساسی چیز ہے۔ صرف خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کا اقرار ضروری ہے۔ رسول کو خاتم النبیین سمجھنے کی شرط اس میں نہیں پائی جاتی۔ اور اگر احمدی اسی کلمۂ شہادت کا پڑھنے والا ہے۔ تو وہ یقیناً مسلم جماعت کا ایک فرد ہے۔ اور اسے غیر مسلم قرار دینا اسلام کی ہیئت مجموعی کو نقصان پہونچانا ہے۔

ختم نبوت کا مسئلہ منجملہ ان مسائل کے ہے جن پر اختلاف رائے ہو سکتا ہے۔ اور ہر فریق اپنی موافقت میں قرآن و حدیث سے استدلال کر سکتا ہے۔ اس لئے یہ اختلاف محض رائے قیاس یا زیادہ سے زیادہ اجتہاد کا اختلاف ہے۔ اور اس کا تعلق اسلام کے اس اساسی عقیدہ سے بالکل نہیں ہے۔ جو عقائد کے فروعی اختلافات رکھنے والوں کو بھی ایک ہی حبل متین ایک ہی شیرازہ سے وابستہ کئے ہوئے ہیں۔

اگر آج ختم نبوت کے مسئلہ میں احمدی جماعت کو اسلام سے خارج کیا جا سکتا ہے۔ تو کل کو امامت و خلافت کے مسئلہ میں شیعہ کو تقلید و عدم تقلید کے اختلاف میں وہابی کو بھی غیر مسلم قرار دیا جا سکتا ہے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر معراج کو معراج روحانی ماننے والا دوزخ و جنت کو غیر مادی چیز تسلیم کرنے والا فرشتوں کو قوائے مدبرۂ عالم سمجھنے والا اور حشر اجساد کا منکر بھی اسلام سے خارج کیا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ مسلم جماعت صرف انہیں چند نفوس قدسیہ میں محدود ہو کر رہ جائے گی۔ جنہوں نے یہ پیشہ "کافر گری" اختیار کیا ہے۔ اس سلسلہ میں عجیب تر بات یہ ہے کہ ختم نبوت کمیٹی نے صرف مذہبی اداروں ہی سے نہیں۔ بلکہ سیاسی اداروں سے بھی استصواب کیا ہے۔ ہم کو نہیں معلوم کہ ان اداروں کا کیا ارادہ ہے۔ لیکن اگر انہوں نے بھی غلطی سے اس میں حصہ لیا۔ تو مسئلہ کی پیچیدگی بہت بڑھ جائے گی۔ اول تو سیاسی جماعتوں کو کوئی حق نہیں پہونچتا۔ کہ وہ مسائل مذہبی میں رائے زنی کریں۔ اور اگر انہوں نے اظہار رائے کیا تو مخالفت و موافقت دونوں صورتوں میں ان کی اجتماعیت و مرکزیت خطرہ میں پڑ جائے گی۔ اور اس کا اثر حکومت پاکستان کے بین الاقوامی اقتدار پر بہت خراب پڑے گا۔

سیاسی اداروں میں وہاں سب سے زیادہ اہمیت مسلم لیگ کو حاصل ہے۔ جس کے صدر خواجہ ناظم الدین صاحب ہیں۔ اور چونکہ وہ اس وقت پاکستان کے وزیر اعظم بھی ہیں۔ اس لئے ان کی پوزیشن بہت نازک ہے۔ ذاتی حیثیت سے اگر وہ ختم نبوت کے قائل ہوں۔ تو بھی ایک طرف مسلم لیگ کے صدر ہونے کی حیثیت سے انہیں کہنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اور دوسری طرف وزیر اعظم ہونے کی حیثیت سے ان کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس قسم کی تحریکات کو سختی سے روکیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جس وقت مذہبی علماء کی آل پاکستان کنونشن میں یہ مسئلہ سامنے آئے گا۔ تو اس امر پر تو غالباً سب کا اتفاق ہو جائے گا۔ کہ "ختم نبوت" کا مسئلہ نہایت اہم مذہبی مسئلہ ہے۔ لیکن اس پر یقیناً اختلاف ہو گا۔ کہ ختم نبوت کے منکر کو مسلمان قرار دیا جائے یا نہیں اور یقین ہے کہ مجلس احرار اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو گی۔ لیکن اگر بدقسمتی سے اس نے تمام مذہبی و سیاسی اداروں کی ہمدردی و اعانت حاصل کر لی اور حکومت اس سے متاثر ہو گئی۔ تو یہ فتنہ اسی جگہ ختم نہ ہو جائے گا۔ بلکہ اور آگے بڑھے گا یہاں تک کہ حکومت اور اس کا سارا نظام متزلزل ہو جائے گا۔

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ پاکستان جو ہنوز تعمیری دور میں سے گزر رہا ہے۔ اور جسے اپنے مستقبل کے استحکام کے لئے اپنے ملک میں انتہائی اتحاد و یکجہتی کی ضرورت ہے۔ وہاں مذہبی جماعتوں کی طرف سے افتراق و انتشار کی کوشش کو گوارا کیا جا رہا ہے۔ اور حکومت کوئی ایسا موثر قدم نہیں اٹھا سکتی جو اس فتنہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دے۔

(رسالہ نگار اگست سنہ ۵۲ء)

بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے مزارع احباب کے ذمہ دس ایکڑ سے زائد زمین کی صورت میں ایک آنہ فی ایکڑ اس سے کم زمین کی صورت میں دو پیسہ فی ایکڑ چندہ تجویز کیا گیا ہے۔ کیا آپ نے اس شرح کے مطابق خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے چندہ ادا فرما دیا ہے؟

اراکین پنجاب مسلم لیگ کی خدمت میں

چند معروضات

از محترم اصغر بھٹی صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
ممبر پنجاب پراونشل مسلم لیگ کونسل

(۳)

مولانا محمد علی صاحب جوہر کا بیان

مولانا محمد علی صاحب جوہر کہ درحقیقت وہ بھی ایک رنگ میں پاکستان کے بانیوں میں سے ہیں فرماتے ہیں:۔

"یہ سوال باقی رہتا ہے کہ کیا احمدی جماعت مرتد ہے اور اب وہ مسلمان نہیں رہی؟ ہمارے نزدیک احمدیوں کو مرتد اور کافر کہنا سخت ظلم اور ناانصافی ہے جبکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بے شک ان کے عقائد عام مسلمانوں سے بالکل الگ ہیں اور ہم ان کو صحیح نہیں سمجھتے مگر باوجود ان کے غلط عقائد کے ان کو کافر و مرتد کہنا صریح ظلم ہے کیونکہ وہ اہل قبلہ ہیں۔ توحید۔ رسالت۔ قرآن اور حدیث کو مانتے اور عبادات اور معاملات میں فقہ حنفیہ پر عمل کرتے ہیں۔ صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ کو فرض قرار دیتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ قرآن کو کلام الٰہی اور رسول اللہ کو افضل الرسل و الانبیاء مانتے ہیں"

(ہمدرد ۲۵ فروری ۱۹۲۵ء)

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ:۔

"مرتد تو قتل فرمانا محض یہ جتانے ارتداد واجب ہے ہر احمدی مرتد ہیں۔ ۔ ۔ ۔ اس لئے ہم اس کے خلاف اپنی آواز بلند کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اسلام کے صحیح شرعی احکام کے مطابق ضمیر کی کامل آزادی کا آئندہ پورا پورا احترام کیا جائے گا اور متعصب ملاؤں کے شور و شغب سے روحِ اسلام کو پامال نہ ہونے دیا جائے گا جو اس نے عالم انسانیت کو عطا فرمائی"

(ہمدرد ۲۵ فروری ۱۹۲۵ء)

پھر لکھتے ہیں:۔

"اب ہی قوم کی قدردانی سو اس کا مجھے غم نہیں۔ مسلمانوں کی فطرت اچھی ہے آج ان نیلام کی بولی بولنے والوں کی قدر ہے۔ مگر کل کو ان سب کی قلعی کھل جائے گی اور مسلمان پھر سچائی اور قربانی اور خلوص کی قدر کریں گے۔ آج بھی ہزاروں مخلص مسلمان ہیں جو قدر کرتے ہیں۔ بہرحال ان کی قدردانی یا ناقدری کا میرے عقائد پر انشاء اللہ کچھ اثر نہ پڑے گا"

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"جو لوگ اس وقت مسلمانوں کے فرقوں کے خاص طور پر قادیانیوں کے خلاف تقریریں کرتے پھرتے ہیں۔ پاکستان کے دشمن اور بھارت کے ایجنٹ ہیں"

(آزاد احراری اخبار ۲۱ جون ۱۹۵۰ء)

پھر موجودہ احراری فتنہ سے متأثر ہو کر وہ نہایت درد مند دل کے ساتھ یہاں تک تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر سچ مچ علماء مذکور (مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی اور مولانا سید سلیمان صاحب ندوی) نے ایسا جلسہ کیا تھا تو مجھے خدا کے سامنے سجدہ میں گر کر اور رو رو کر دعا کرنی چاہئے کہ وہ تعالیٰ مذکورہ کو ... غلط طرزِ عمل سے بچائے اور یا مجھ کو اس دنیا سے جلدی اٹھا لے تاکہ میں اپنی مسلمان قوم کی تباہی اور پاکستان کی تباہی نہ دیکھوں جو ایسے غلط کاموں سے ہونی ضروری ہے"

(منادی جون ۱۹۵۲ء)

> ظفراللہ خان اپنے قول اور اپنے کردار کی رو سے مسلمان ہیں۔ روئے زمین کے تمام حصوں میں اسلام کی مدافعت کرنے میں آپ کامیاب رہے اور اسلام کی مدافعت میں جو موقف بھی اختیار کیا گیا۔ اس کی کامیاب حمایت ہمیشہ آپ کا (یعنی چودھری محمد ظفراللہ خاں صاحب کا) طرۂ امتیاز رہا۔

وزیر خارجہ پاکستان کے خلاف اعتراض

مجھے نہایت تعجب ہے کہ چودھری محمد ظفراللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کے خلاف اس قدر گند اچھالا جاتا ہے۔ جلسوں اور جلوسوں میں ان کی اتنی ہتک کی جاتی ہے کہ کسی ذلیل ترین انسان کی بھی اتنی ہتک کسی متمدن ملک میں نہیں کی جاتی۔ لیکن ہم پنجابی جن کو ظفراللہ خاں کے پنجابی ہونے پر فخر ہے ہاں ہم پاکستانی جن کو ظفراللہ خاں کے پاکستانی ہونے پر فخر ہے ان باتوں کو دیکھتے ہیں اور کوئی کوشش احتجاج اس کے خلاف نہیں کرتے۔ کہا جاتا ہے کہ ظفراللہ خاں نے کشمیر کے مسئلہ کو کھٹائی میں ڈال دیا۔ کشمیر کے مسئلہ کو ہم زیادہ سمجھتے ہیں یا پاکستان کی وزارت زیادہ سمجھتی ہے؟ ظفراللہ خاں اپنے زور سے پاکستان کی وزارت پر قائم نہیں ہے ظفراللہ خاں کو تا بزلت لیاقت علی خان نے وزارت خارجہ پر قائم رکھا۔ اور قریباً کشمیر کا تمام معاملہ ان کی زندگی میں ہوا اور ان کی نظروں کے سامنے ہوا۔ اگر ظفراللہ خاں غداری کر رہا تھا تو کیا وجہ ہے کہ قائد ملت لیاقت علی خاں نے ان کو نہیں ہٹایا۔ ہم مسلم لیگ کے ممبر اپنی خاموشی سے ظفراللہ خاں کی ہتک نہیں کروا رہے ہم قائد اعظم اور قائد ملت کی ہتک کروا رہے ہیں۔ درحقیقت پاکستان کی مضبوطی اور اس کی طاقت کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہم ہر پاکستانی کے دل میں اثر پیدا کر رہے ہیں کہ پاکستان کی خدمت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے جو اس کی سچی خدمت کرے گا وہ ذلیل ہوگا۔ کونسی دلیل موجود ہے جس کی وجہ سے کہہ سکیں کہ پاکستان کے دوسرے خدام اور کام کرنے والوں پر اس قسم کے گندے الزام نہیں لگائے جائیں گے اور کون کہہ سکتا ہے کہ اگر پاکستان کی خدمت کے بدلہ میں یہ گند انسان پر ڈالا جائے گا تو آئندہ پاکستان کا ہوشیار اور عقلمند شہری پاکستان کی خدمت کیلئے آگے بڑھے گا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تو کچھ لوگ ایسا کر رہے ہیں۔ کیا پنجاب کے تمام شہروں میں یہ مظاہرے اور یہ جلسے کچھ لوگوں کے کئے ہوئے تھے۔ اور اگر یہ کچھ لوگوں کے کئے ہوئے تھے تو ہماری اکثریت ان کو دبا کیوں نہ سکی؟ ہم ان جلسوں اور جلوسوں کے وقت کہاں چھپ جاتے تھے، کہ ہماری بات کا کوئی اثر نہ تھا۔ اگر ہم اکثریت میں تھے اور جلسہ کرنے والے اقلیت میں تھے تو ظاہر ہے کہ ہم نے کسی نہ کسی وجہ سے اس ایجی ٹیشن کو بڑھنے دیا اور ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ ہم نے اپنی قبریں آپ کھودی ہیں۔ ہم آئندہ جب تک اس ایجی ٹیشن کے بانیوں کو رشوتیں نہیں دیں گے۔ جب تک ان کی ناجائز خوشامدیں نہیں کریں گے۔ جب تک جوتیاں جھاڑ کر ان کے آگے نہیں رکھیں گے خواہ ہم کتنے ہی دیانت دار اور خیر خواہ اور عقلمند ہوں ہم کسی قومی کام پر فائز ہونے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے گویا ہم نے اپنے منہ میں باگیں ڈال دی ہیں اور وہ دوسروں کے ہاتھ میں دیدی ہیں۔ کیا ایسی حکومت پنپ سکتی ہے کیا ایسی حکومت کوئی مفید کام کر سکتی ہے۔ یہ جلسے ظفراللہ خاں کو تو اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتے کیونکہ ان جلسوں کا ان پر کوئی اثر نہیں۔ لیکن ان جلسوں سے ہم نے مسلم لیگ کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ کیونکہ اب مسلم لیگ آزادی کے ساتھ ملک کی رہنمائی نہیں کر سکتی۔ اب مسلم لیگ کے منہ میں ایک باگ ہے اور وہ باگ دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ ہم کھڑے ہو جائیں اور اس گندی روح کا مقابلہ کریں یقیناً ابھی یہ مرض گہرا نہیں گیا۔ اگر ہم اب مقابلہ کریں گے تو جیت جائیں گے۔ اور اگر ہم اب مقابلہ نہیں کریں گے تو کچھ عرصہ کے بعد پھر اس بیماری کا علاج ناممکن ہو جائے گا۔ پھر کوئی دوسرا انقلاب ہی اس داغ کو دھو سکے گا۔ خدا ہمیں اس بات سے بچائے

> مسلمانانِ عالم کے قلوب آپ کے (چودھری محمد ظفراللہ خانصاحب کے) لئے احسان مندی کے جذبات سے لبریز ہو گئے۔ آپ ان قابل ترین قائدین میں سے ہیں جنہیں عوامی اور ملی مسائل کو خوش اسلوبی سے طے کرنے کا ملکہ ہے۔
>
> (الاخبار الجدید قاہرہ ۲۲ جون ۱۹۵۲ء)

عرب ممالک کا خراج تحسین

عجیب لطیفہ ہے کہ ظفراللہ خاں پر دوسرا یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس نے مسلمانوں کے مفاد کو قربان کر دیا خصوصاً مصر کے مفاد کو اور شام کے مفاد کو اور عراق کے مفاد کو اور ایران کے مفاد کو لیکن کیا کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے کہ ہمارے پنجاب کا ملاں مصر اور شام اور عراق اور ایران کی سیاست کو اور ان کے مفاد کو خود مصریوں اور شامیوں اور عراقیوں اور ایرانیوں سے زیادہ سمجھتا ہے۔ اپنے ملک کی سیاست سمجھنے میں تو وہ اتنے ناکام ہیں کہ خود اپنے اقرار کے مطابق قائد اعظم کے بوٹ پر اپنی داڑھی بھی رگڑی تو وہ نہ پسیجے لیکن غیر ملکیوں کے متعلق ان کا یہ دعویٰ ہے کہ مصر کی سیاست کو نہ سعد سعد پارٹی سمجھی نہ وفدسٹ پارٹی سمجھی نہ ازہر کا ڈائریکٹر سمجھا نہ عرب لیگ کے قائدہ کو اس کا سیکرٹری عزام پاشا سمجھا۔ نہ شام کی پالیسی اور اس کے منافع کو اس کے لیڈر سمجھے نہ عراق کی پالیسی اور اس کے منافع کو عراق کے لیڈر سمجھے نہ ایران کے لوگوں نے اپنی ضرورتوں کو سمجھا۔ احرار کے ان دعووں کو ہم کہاں لے جائیں جبکہ ڈاکٹر احمد زکی بک جیسا مشہور لیڈر ظفراللہ خاں کے متعلق لکھتا ہے کہ مفتی مصر نے

کس عظیم المرتبت شخصیت کے متعلق یہ فتویٰ دیا ہے۔ ہاں اس شخصیت عظیمہ کے متعلق جس نے اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کیلئے وہ کام کیا ہے جو نہ تو مفتی کر سکا ہے اور نہ ہی آئندہ کر سکے گا۔

(اخبار الیوم ۲۸ جون ۵۲ء)

اسی طرح عزام پاشا سیکرٹری عرب لیگ لکھتے ہیں:-

"مجھے سخت حیرت ہوئی ہے کہ آپ نے فتا دیا یوں یا چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے متعلق مفتی کی رائے کو ایک مؤثر مذہبی فتوے خیال کیا ہے۔ اگر یہ اصول مان لیا جائے تو پھر بنی نوع انسان کے عقائد ان کے عزت و وقار اور ان کا سارا مستقبل محض چند علماء کے خیالات و آراء کے رحم و کرم پر آرہے گا ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ظفر اللہ خان اپنے قول اور اپنے کردار کی رو سے مسلمان ہیں۔ روئے زمین کے تمام حصوں میں اسلام کی مدافعت کرنے میں آپ کامیاب رہے اور اسلام کی مدافعت میں جو موقف بھی اختیار کیا گیا۔ اس کی کامیاب حمایت ہمیشہ آپ کا (یعنی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب) کا طرۂ امتیاز رہا۔ اسی لئے آپ کی عزت عوام کے دلوں میں گھر کر گئی۔ اور مسلمانان عالم کے قلوب آپ کے لئے احسان مندی کے جذبات سے لبریز ہو گئے آپ ان قابل ترین قائدین میں سے ہیں جنہیں عوامی اور ملی۔ مسائل کو خوش اسلوبی سے طے کرنے کا ملکہ حاصل ہے"۔

(الاخبار الجدیدۃ قاہرہ ۲۲ جون ۵۲ء)

ازہر یونیورسٹی کے ڈاکٹر غشابہ پاشا لکھتے ہیں۔

"مفتیٔ مصر شیخ حسنین مخلوف نے وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے متعلق جو فتوے دیا ہے۔ اور جس میں اس نے دہریہ گردانتے ہوئے آپ کو پاکستان کی وزارت خارجہ کا نااہل قرار دیا ہے۔ ذمہ دار حلقے اس فتوے پر بہت ملامت و نفرین کا اظہار کر رہے ہیں مسلمانوں اور عربوں کے معاملات میں بالعموم اور مصر کے معاملات میں بالخصوص چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اسلامی مفادات کے تحفظ کی خاطر ہمیشہ ہی جس دلیری سے کام لیا ہے۔ اس پر ذمہ دار حلقوں نے احسان مندی کا اظہار کرتے ہوئے اسے خوب سراہا ہے۔ پھر وہ اپنے مضمون کے آخر میں لکھتے ہیں:-

"میں اس عظیم شخص کا بے حد ممنون احسان ہوں۔ کیونکہ اس نے میرے ملک کی بے حد خدمت سرانجام دی ہے"۔

(الزمان قاہرہ ۲۵ جون ۵۲ء)

اخبار المصری کا ایک مقالہ

مصر کی سب سے بڑی طاقتور پارٹی جس کے لیڈر نحاس پاشا ہیں اور جو وفد پارٹی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے اخبار "المصری" نے ظفر اللہ خان کے خلاف جو الزام لگائے گئے ہیں۔ ان پر ایک مقالہ لکھا ہے اور اس کا ہیڈنگ یہ دیا ہے۔

"اے کافر! خدا تیرے نام کی عزت بلند کرے"

اور پھر وہ اپنے مضمون کے درمیان میں لکھتا ہے۔ کہ تمام مصری لیڈروں کا اعتماد ظفر اللہ خان کو حاصل ہے اور وہ اس فتوے پر شرمندہ ہیں۔ آخر میں یہ اخبار لکھتا ہے کہ "ہمیں رحم آتا ہے مفتی پر کہ اس نے صفائی کا موقعہ دیئے بغیر خواہ مخواہ ایک شخص کو مجرم قرار دے دیا۔ اور اس پر بے دینی کا الزام لگا دیا۔ خدا کی پناہ خدا کی پناہ

..... مفتی نے ظفر اللہ خاں کو کافر و بے دین قرار دیا ہے۔ آؤ ہم سب مل کر چودھری محمد ظفر اللہ خاں پر سلام بھیجیں۔ کیونکہ ہمیں ان جیسے اور بڑے بڑے کافروں کی ضرورت ہے" (المصری)

..... مفتی نے ظفر اللہ خاں کو کافر و بے دین قرار دیا ہے۔ آؤ ہم سب ملکہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں پر سلام بھیجیں۔ کیونکہ ہمیں ان جیسے اور بڑے بڑے کافروں کی ضرورت ہے"۔

مصر کا مشہور اخبار "بیروت المساء" لکھتا ہے:-

"ظفر اللہ خان ایک کافر ہے۔ لیکن وہ اسلام پر عمل کرتا ہے۔ برخلاف اس کے مفتی مصر لوگوں کو اسلام کی تعلیم دیتا ہے۔ اور خود اس پر عمل نہیں کرتا"۔

یہ ہیں وہ آراء جو اسلامی ممالک کے بڑے بڑے لیڈروں اور ذمہ دار اخباروں کی ہیں۔ کیا ہم یہ سمجھیں کہ پاکستان کی باگ ڈور بدقسمتی سے قائداعظم اور قائد ملت کے ہاتھوں میں آگئی۔ جو اسلام کے غداروں کو سمجھنے کی قابلیت نہیں رکھتے تھے اور مصر اور شام اور لبنان اور عراق اور ایران کی حکومتوں اور عوام کی باگ ڈور بھی ایسے وزراء اور ان لیڈروں کے ہاتھ میں آگئی۔ جو اسباب کے سمجھنے کے اہل نہیں تھے کہ کون ان کا خدمت گذار ہے۔ اور کون غدار ہے یا ہم یہ سمجھیں کہ قائداعظم اور قائد ملت پاکستان کے ہوشیار ترین لیڈر اور اس کے مفاد کی بہترین حفاظت کرنے والے لوگ تھے۔ اور انہوں نے پاکستان کے کام کے لئے بہترین آدمی کو چنا۔ اسی طرح عرب ممالک کی حکومتیں بھی اپنے مفاد کو خوب سمجھتی ہیں۔ اور عوام بھی اپنے مفاد کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور وہ ظفر اللہ خاں کے کاموں پر پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ اور اس کے پورے شکر گزار ہیں۔ لیکن احرار کسی مسلمانوں کی دشمن قوم کے اشارہ پر پاکستان اور عرب ممالک کے اس اعتماد کو ضایع کر دینا چاہتے ہیں جو کہ پاکستان اور عرب ممالک نے ظفر اللہ خان پر کیا۔ اور اسطرح ان طاقتوں کو کمزور کر کے دشمنانِ اسلام کو طاقت پہنچانا چاہتے ہیں حقیقت یہی ہے۔ مگر اے دوستو ہم ان کے ذمہ دار ہیں۔ ہم نے ان باتوں کو پنپنے دیا۔ اور ہم نے موقعہ پر ان چیزوں کو نہیں روکا۔ ہم نے پاکستان کے مستقبل کو نعروں اور جلوسوں کے ساتھ باندھ دیا۔ ہم نے اس مضبوط چٹان کو ایک مرغِ ہوائی کی شکل دے دی۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو آزادی دی تھی ہم نے غلامی کے دروازے کھولنے کی تدبیریں کیں۔ خدا ہم پر رحم کرے ہمیں وقت پر سمجھنے اور رک جانے کی توفیق دے۔ ورنہ یہ چند دن کی تعریفیں اور چند دن کی دوستیاں اور چند دن کی پارٹی بازیاں نہ ہمارے کام آئیں گی۔ نہ ہماری اولادوں کے کام آئیں گی نہ اسلام کے کام آئیں گی ان باتوں کو برداشت کر کے یا انہیں بڑھنے دے کر ہم نے ثابت کیا ہے کہ اپنے سب سے بڑے دشمن ہم آپ ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے۔ اور ہمارے افعال کے خمیازہ سے ہمیں بچائے۔

آصغر بھٹی ایڈووکیٹ سرگودھا
کونسلر پنجاب پراونشل مسلم لیگ

مسجد مبارک ربوہ کے لئے دریوں کی ضرورت

مسجد مبارک ربوہ کے لئے بارہ عدد دریوں کی ضرورت ہے۔ ہر دری ۳۰ فٹ لمبی اور ۹ فٹ چوڑی ہونی چاہیئے۔ قیمت ۷۰/- روپیہ فی دری۔ تھوڑی رقم بھی بصورت چندہ شکریہ کے ساتھ قبول کی جائے گی۔ احباب اس کار خیر میں حصہ لے کر فائدہ اٹھائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا بارھواں سالانہ اجتماع

مجالس چندہ اجتماع جلد از جلد بھجوائیں

جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ ہمارا بارھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۳۰۔۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر ۵۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو گا۔ موجودہ حالات کے پیش نظر اجتماع کے انتظامات کی تکمیل اور ضروریات کی خرید کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ مجالس اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور چندہ سالانہ اجتماع جلد از جلد وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ تا مرکز سہولت سے ابھی سے ضروریات فراہم کر سکے۔ ورنہ دیر ہونے کی صورت میں جہاں پریشانی ہوتی ہے۔ وہاں جلدی میں مال بھی عمدہ اور مناسب نرخ پر نہیں ملتا۔ بلکہ زیادہ رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک نقیب مسجد کی ضرورت

ایک قصبہ کو مسجد کے لئے ایک درویش صفت نقیب مسجد کی ضرورت ہے۔ جو پانچ وقت اذان دے سکے۔ خورد و نوش اور لباس کے علاوہ پانچ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملے گا۔ خواہشمند دوست منیجر صاحب طیبہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور سے خط و کتابت کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت

معطی حضرات کی تیسری فہرست

ماہ جولائی ۱۹۵۲ء میں جن افراد جماعت نے زکوٰۃ کی رقوم مرکز سلسلہ میں بھجوادی ہیں۔ان کے اسماء ذیل میں شکریہ کے ساتھ شائع کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اموال میں برکت دے اور بڑھائے اور ان کو بہتر سے بہتر اجر دے۔ امین (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ ربوہ ۵/-/-
جناب چوہدری عبدالعزیز صاحب منڈی پیر محل ۱۰۹/-/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب چک ۹۷ لائل پور ۱۵/-/-
جماعت احمدیہ منٹگمری ۳۸/-/-
جناب میاں محمد ثناء اللہ صاحب دہلی گیٹ لاہور ۲۰/-/-
میاں رشید احمد صاحب کراچی ۵/-/-
خان عبدالحمید خانصاحب کوئٹہ ۲/-/-
میاں محمد لطیف صاحب کوئٹہ ۱۰۰/-/-
محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ بابو اکبر علی صاحب گوجرانوالہ ۵۰/-/-
مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ انار کلی لاہور ۳۰/-/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ میاں ہارون الرشید صاحب لاہور ۶/-/-
محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ چک ۲۷۵ لائلپور ۵/۴/-
جناب چوہدری رحمت اللہ صاحب ״ ״ ۱۵/-/-
محترمہ نعمت بی بی صاحبہ علی پور ضلع ملتان ۲/۸/-
جماعت احمدیہ راولپنڈی ۱۲/۸/-
جناب شیخ عبدالقادر صاحب ۱۰/-/-
جناب سید وارث علی شاہ صاحب پاکپتن ۲۰۰/-/-
جناب چوہدری عبداللہ خانصاحب دوالمیال ۹۰/-/-
جناب رانا محمد عبداللہ صاحب ساہیوال ۱۵/-/-
جناب میاں حامد حسین صاحب دادو سندھ ۱۲/-/-
جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب کنہ کوٹ سندھ ۱۵۰/-/-
جناب ڈاکٹر عبدالرشید صاحب لاہور ۵/-/-
جناب چوہدری سردار احمد صاحب روڈہ ضلع سرگودھا ۱۵/-/-
جناب میاں محمد یوسف صاحب کراچی ۷۵/-/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب راتحہ کراچی ۱۰/-/-
جناب میاں برکت علی صاحب سرائے عالمگیر ۴/-/-
״ بابو کرامت اللہ صاحب ربوہ ۵/-/-
جناب سردار اللہ دتا صاحب علی پور ۴۰/-/-
جناب حکیم عزیز الدین صاحب علی پور ۱۴/۴/-
״ میاں محمد حیات خانصاحب راولپنڈی ۳۰۰/-/-
״ قریشی افتخار علی صاحب بہاولپور ۳/-/-
״ شیخ محمد یعقوب صاحب گلزار اوکاڑہ ۲۵/-/-
جماعت احمدیہ لائل پور -/۴/-
״ سید زمان شاہ صاحب ربوہ ۶/۵/-
״ میاں سرفراز علی صاحب سیالکوٹ ۴۰/-/-
״ جناب چوہدری اللہ بخش صاحب خانقاہ ڈوگراں ۱۵/-/-
״ چوہدری شیر محمد صاحب روڈہ ضلع سرگودھا ۴۰/-/-
״ میاں قطب الدین صاحب باٹھانوالہ سیالکوٹ ۴۰/-/-
״ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی سیالکوٹ ۱۰/-/-
״ ماسٹر محمد روشن صاحب ״ ״ ۴/-/-
״ شیخ نبی بخش صاحب ״ ״ ۱۱۲/۸/-
محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ منڈی بہاؤالدین ۱۰/-/-
جناب چوہدری ظفر احمد صاحب دولم سیالکوٹ ۲۰/-/-
جناب قاضی محمد ابراہیم صاحب کھرولیاں ۴۹/۴/۶
جناب چوہدری علی شیر صاحب چک ۲۲۶ لائلپور ۶۰/-/-
جناب مولوی اللہ دتا صاحب داعیوالہ سیداں ۱۰/-/-
جناب کیپٹن اختر محمود صاحب لاہور ۵۰/-/-
״ محمد یوسف صاحب مسقط ۱۴۷۰/-/-
میسرز عزیز اینڈ برادرز لائل پور ۱۰۰/-/-
جناب چوہدری بوڑے خانصاحب ״ ۲۰/-/-
״ ملک بشیر احمد صاحب ״ ۶۸۲/۹/-
״ مولوی محمد الدین صاحب ״ ۵/-/-

میزان ۴۲۶۱/۲/۶

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی عزیز ظہور الدین صاحب کا نوزائیدہ بچہ چند دن بیمار رہ کر وفات پاگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام نعم البدل کے لئے اور پسماندگان کے واسطے صبر جمیل کے لئے دعا کریں (عبدالرحیم احمدی ماڑی پور کراچی)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا چھوٹا بھائی لائلپور میں سخت بیمار ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (لطیف احمد۔ خزانچی ڈسٹرکٹ بورڈ منٹگمری)

(۲) خاکسار اپنی ملازمت پر بحالی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ نیز مالی مشکلات سے رہائی کے لئے بھی۔ (منیر احمد داد منزل۔ مسلم ٹاؤن - لاہور)

(۳) محمد اسماعیل صاحب مددگار کارکن وکیل التبشیر ربوہ کو مرگی کی بیماری سے سخت تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(۴) مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ سیلون نے اطلاع دی ہے۔ کہ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب مالاباری جو آجکل سیلون میں ہیں۔ ان کی صحت بڑی کمزور ہے اور ذیابیطس کی وجہ سے چلنے پھرنے کی سخت دقت ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ (نائب وکیل التبشیر)

زکوٰۃ

امام وقت کے حضور ادا کی جاتی ہے اور اس کی وصولی حضور نے "ناظر بیت المال ربوہ" کے سپرد فرما رکھی ہے۔ اسلئے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز سلسلہ عالیہ ربوہ میں ارسال فرمائیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

مشرق وسطیٰ کے دفاع کے متعلق برطانیہ اور امریکہ میں کوئی اختلاف نہیں

لنڈن ۸ اگست۔ لنڈن میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ واشنگٹن کی یہ اطلاعات بے بنیاد ہیں کہ مشرق وسطیٰ کے دفاع کے سلسلے میں ایک منصوبہ بندی کی تنظیم کے قیام کے متعلق برطانوی تجاویز سے امریکہ کو اختلاف ہے یہ اطلاع بھی غلط ہے کہ برطانی تجاویز میں عربوں کی شرکت کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

برطانوی تجویز یہ ہے کہ ایک منصوبہ بندی کی تنظیم قبرص میں قائم کر دی جائے۔ اگر نہر سویز کی فوجی اہمیت کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ باور کیا جاتا ہے کہ برطانی کابینہ نے کل ان تجاویز کی قطعی صورت پر غور کیا۔ عنقریب یہ تجاویز امریکہ۔ فرانس۔ ترکی آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ کو ارسال کی جائیں گی۔

چونکہ مصر نے گذشتہ نومبر میں مشرق وسطیٰ کے دفاعی کمانڈ کے بانیوں میں شامل ہونے پر رضامندی کا اظہار نہیں کیا تھا۔ اس لئے یہ تجاویز مصر کو ارسال نہیں کی جائیں گی۔

دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ پلان میں مصر کی مخصوص اور علیحدہ پوزیشن کو تسلیم کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

بلوچستان میں تعلیمی مراکز کی ترقی

کوئٹہ ۸ اگست۔ قلات اور مستونگ کے مقامات پر حکومت پاکستان کی طرف سے جو دو تعلیمی مراکز قائم کئے گئے تھے وہ اطمینان بخش طور پر ترقی کر رہے ہیں۔ اس سکیم کا مقصد یہ ہے کہ یونین میں پیشہ ور اساتذہ کی قلت کو دور کیا جائے۔ اس سال حکومت نے ہر مرکز کے لئے ۴۰ نشستیں مقرر کی ہیں۔ مگر ان میں اضافہ کیا جائے گا۔

یونین کی تمام ریاستوں کو ان میں مناسب نمائندگی دی گئی ہے۔ تمام یونین سے آئے ہوئے ۷۴ طالبعلم اساتذہ تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ مرکز میں ہر طالبعلم کو حکومت کی طرف سے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ (اسٹار)

اخبارات کی طرف سے اردو کانفرنس کی مذمت

کوئٹہ ۸ اگست اس ماہ کے آخر میں منعقد ہونے والی اردو کانفرنس کے خلاف مقامی اخبارات نے شدید احتجاج کیا ہے

ہفتہ وار اردو اخبارات کی رائے ہے کہ یہ کانفرنس وزیر اعظم کی اس اپیل کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ملک میں لسانی مسئلہ پر کوئی بحث تمحیص نہ کی جائے۔

اس کانفرنس میں اردو کے مفاد کی حفاظت کی جائے گی جس سے ان لوگوں کے جذبات کو ٹھیس لگنے کا اندیشہ ہے جن کی مادری زبان (۴) اردو نہیں ہے۔ اس لئے مقامی اخبارات نے مطالبہ کیا ہے کہ کانفرنس منعقد ہی نہ کی جائے۔ (اسٹار)

بلوچستان میں جھڑپیں

کوئٹہ ۸ اگست۔ صوبے کے مختلف حصوں میں وسیع پیمانے پر چھوٹی چھوٹی جھڑپوں کی اطلاع موصول ہونے پر بلوچستان کی پولیس کو خبردار کر دیا گیا ہے۔ سب سے پہلے پشین سب ڈویژن میں دو مخالف پارٹیاں آپس میں الجھ پڑیں سٹی پولیس کا ایک انسپکٹر فوراً مسلح دستے کو لے کر موقعہ پر پہنچ گیا۔ اس جھڑپ میں ایک شخص مجروح ہوا اور تین افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد پولیس شہر میں گشت کرتی رہی۔

دوسری جھڑپ کی اطلاع ضلع کوئٹہ کے ایک گاؤں کچلاک سے موصول ہوئی۔ یہاں مخالف فریقوں نے ایک دوسرے کے خلاف آزادانہ جنگ میں مہلک اسلحہ استعمال کیا کہ دو اشخاص شدید طور پر مجروح ہوئے۔ چار اشخاص کو حراست میں لے لیا گیا۔

چمن کی ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ وہاں بھی اس قسم کا دنگہ فساد ہوا ہے پولیس کو نقض امن کی کارروائیوں کی روک تھام کے لئے خبردار کر دیا گیا ہے۔ اس وقت صورت حال پر قابو پا لیا گیا ہے۔ (اسٹار)

جنیوا کی بات چیت بار آور ثابت ہو گی

لنڈن ۸ اگست۔ کشمیر کے طویل مذاکرات کے دوران میں اس امر کو حوصلہ افزا تصور کیا جا رہا ہے کہ ڈاکٹر گراہم اس ماہ جنیوا میں وزارتی سطح پر پاکستان اور بھارت کے درمیان بات چیت کرانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ کیونکہ یہ نہایت اہم ملاقات نیو یارک کے ہنگاموں سے دور برصغیر کی کشیدگی سے پرے جنیوا کے غیر جانبدار ماحول میں ہو رہی ہے۔ اس لئے امید کی جا رہی ہے کہ ہندو بین اطمینان کے ساتھ اپنے اختلافات کو دور کرنے کی کوشش کر سکیں گے جنیوا کی بات چیت نیو یارک کی اس گفت و شنید کا نتیجہ ہے جسے جون میں ختم ہو جانا چاہیئے تھا باور کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر گراہم نے کم از کم ایک مسئلے کو محدود کر دیا ہے۔ یعنی استصواب رائے کے دوران میں کشمیر میں کس قدر پاکستانی اور بھارتی فوجیں رہنی چاہئیں۔ (اسٹار)

برطانوی شاہی فضائیہ کے تربیتی سکول میں ایک احمدی نوجوان کی شاندار کامیابی

چوہدری عبدالماجد صاحب تمام پاکستانی اور برطانوی طلباء میں اول رہے

رائل ایئر فورس کے ٹیکنیکل ٹریننگ سکول ہالٹن نمبر ۱ (بکنگھم شائر) میں گذشتہ تین سال سے پاکستانی طلباء ہوائی جہازوں کے متعلق مختلف شعبوں میں ٹریننگ حاصل کر رہے تھے۔ پہلے تیس طلباء کے پاکستانی گروپ اور برطانوی شاہی فضائیہ کے جملہ طلباء میں سے الیکٹریکل فٹر (فضائیہ) کے شعبہ میں چوہدری عبدالماجد پسر چوہدری عبدالستار صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اسٹیبلشمنٹ برانچ سول سیکرٹریٹ لاہور خدا کے فضل سے اول رہے ہیں۔ اور ہر لحاظ سے بہترین apprentice قرار دیئے جانے پر انہوں نے متعدد انعامات حاصل کئے ہیں جن میں برطانوی وزارت فضائیہ کے اول انعام کے علاوہ سکواڈرن لیڈر ایم۔ ایچ خاں اور ان کی اہلیہ کی طرف سے پیش کردہ ایک شیلڈ بھی شامل ہے۔ مسٹر ایم۔ ایچ خاں پاکستان ہاؤس لنڈن میں "ایئر سٹورز کنٹرولر" ہیں۔

فضائیہ کے اس الیکٹریکل کورس کی تکمیل پر بکنگھم شائر میں ہالٹن کے مقام پر ایک پریڈ منعقد ہوئی۔ جس میں ملکہ الزبتھ کے خاص جھنڈے پہلی مرتبہ لہرائے گئے۔ سکول کے کمانڈنٹ ایئر کموڈور جے۔ جی۔ ڈبلیو ویسٹن نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ پاکستانی طلباء نے جو امتحان دیا ہے۔ وہ اتنا ہی معیاری ہے۔ جتنا کہ خود شاہی فضائیہ کا امتحان ہوتا ہے۔ لیکن ان کے نتائج کا سر دست اعلان نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ پاکستان واپس جا کر ان طلباء کو ابھی ایک رسمی امتحان اور دینا ہو گا۔ تاہم فضائی تربیت کے نمایاں ترین طالب علم چوہدری عبدالماجد "فضائی الیکٹریکل فٹرز" کے امتحانی مقابلے میں جس میں پاکستانی اور برطانوی امیدوار شامل تھے اول رہے ہیں۔ اس پریڈ اور تقسیم انعامات کی اختتامی رسوم پاکستانی فضائیہ کے کمانڈر انچیف ہ

۴۰ ایئر وائس مارشل سی۔ ڈبلیو کنس نے ادا کیں۔ جو اتفاق سے ان دنوں اپنے سرکاری دورے پر برطانیہ آئے ہوئے تھے۔
(بحوالہ پاکستان ٹائمز ۵ اگست ۵۲ء)

لیڈر بقیہ صفحہ ۳

لیڈر بقیہ صفحہ ۳

متفق وغیرہ۔ مودودی صاحب تو ایک جماعت میں تین تین چار چار فرقے بنا ڈالیں۔ تو کوئی بات نہیں۔ آخر یہ تفریق ایمان و عمل کے لحاظ سے ہی کی گئی ہے نا لیکن آپ سب کو کہتے مسلمان ہی ہیں۔

اگر کشاف صاحب اتنی بات سمجھ جائیں۔ تو ان کو اقرار کرنا پڑیگا۔ کہ جو کچھ انہوں نے مولوی ابوالعطاء صاحب کی ملاقات کے متعلق لکھا ہے۔ محض معاندی ہے۔ ہسٹری ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ اگر وہ اتنی بات سمجھ لیں۔ تو ان کا تمام مضمون خود ان کی نظروں میں بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مودودی صاحب کے پاس آیات اللہ میں الٹے معنی بھرنے کے سوا اور کوئی فنکاری نہیں۔ وہ علم دین سے اتنے ہی بے بہرہ ہیں۔ جتنے خود کشاف صاحب اپنا مضمون لکھتے وقت تھے